سوال

شریک حیات تلاش کرنے کے سلسلہ میں مجھے ایک لڑکی ملی جس سے میں مربوط ہونے کی تمنی رکھتا ہوں، اور وہ لڑکی جیسا کہ میری بہن نے مجھے اس کے بارہ میں بتایا ہے نیک وصالح ہے نماز کی پابندی کرتی اور قرآن مجید کی تلاوت باقی شرعی امور کی پابندی کرتی ہے، لیکن میری بہن کے کہنے مطابق اس لڑکی کے ایک لڑکے سے تعلقات تھے، لیکن یہ تعلقات جماع تک نہیں پہنچے میری بہن اس لڑکی کی گہری سہیلی ہے، اس نے مجھے بتایا کہ اب اس لڑکی میں تبدیلی پیدا ہوچکی ہے، اور اپنے کیے پر نادم بھی ہوئی روئی بھی ہے، کیا مجھے حق حاصل ہے کہ میں اس سے اس کے ماضی کے بارہ میں مزید تفصیل معلوم کرسکوں؟ اور اگر مجھے یہ اچھا نہ لگی تو مجھے کیا کرنا چاہیے یا کہ اس کے ماضی کو نہیں چھیڑنا چاہیے کہ وہ ایک ایسی لڑکی تھی جس کا ماضی تھا لیکن وہ اب اس سے توبہ کرچکی ہے مجھے علم ہے کہ اس نے دوبارہ ایسا نہیں کیا، برائے مہربانی مجھے معلومات فرمات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

جواب

الحمد للہ

جو کوئی بھی معاصی میں مبتلا ہو اور پھر اس سے توبہ کرلے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اور اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے چاہے اس کے گناہ جتنے بھی ہوں اور کتنا بھی عظیم اور بڑا جرم ہو

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو الہ اور معبود نہیں بناتے، اور نہ ہی حرام کردہ جان کو حق کے بغیر قتل کرتے ہیں، اور نہ زنا کرتے ہیں، جو کوئی بھی ایسا کریگا وہ گنہگار ہے، اور اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ورسوا ہوکر اس میں ہمیشہ رہے گا

لیکن جو شخص توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (68-70).

اہم یہ ہے کہ وہ سچی اور خالص توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرلے

اللہ سبحانہ وتعالی کا احسان وکرم ہے کہ وہ بندے کی ستر پوشی کرتا اور اس کے معاملہ کو ظاہر نہیں کرتا، اس لیے یہ بات بہت ہی بری ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جو بات چھپا رکھی ہے وہ اسے ظاہر کرتا پھرے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی ستر پوشی کے ساتھ اپنے آپ کی ستر پوشی رکھے

شرعی نصوص اور دلائل اس چیز کی تاکید کرتی ہیں، اور کئی مقامات پر ایسا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، ذیل میں چند ایک نصوص بیان کی جاتی ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ان گندی اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ سبحانہ وتعالی نے منع کیا ہے، اور اگر کوئی ان کا شکار ہوجائے تو اسے اللہ تعالی کی ستر پوشی کے ساتھ ستر پوشی اختیار کرنی چاہیے"

اس حدیث کو امام بیھقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (663) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سبحانہ وتعالی جس بندے کی دنیا میں ستر پوشی فرماتا ہے تو روز قیامت بھی اس کی ستر پوشی فرمائیگا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2590).

یہ خوشخبری توبہ کرنے والے اس شخص کے بارہ میں ہے جس کی اللہ سبحانہ وتعالی نے دنیا میں ستر پوشی کی تھی کہ اللہ آخرت میں بھی اس کی ستر پوشی فرمائیگا، اور ایک حدیث میں اس کی تاکید کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھائی

مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین اشیاء پر میں قسم اٹھاتا ہوں، جب کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اللہ اسے اس کی مانند نہیں کریگا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اسلام کے تین حصے ہیں، نماز روزہ اور زکاۃ، اور اللہ تعالی جس بندے کا دنیا میں ولی بن جائے تو روز قیامت اس کا کوئی اور ولی نہیں بنے گا، اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالی اسے ان کے ساتھ کردیگا، اور چوتھے پر اگر میں قسم اٹھاؤں تو میں گنہگار نہیں ہوتا : جس بندے کی بھی اللہ تعالی دنیا میں ستر پوشی کریگا اس کی روز قیامت بھی ستر پوشی کریگا"

مسند احمد حدیث نمبر (23968) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (1387) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میری ساری امت کو معاف کردیا گیا ہے، لیکن وہ شخص جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور یہ بھی مجاھرہ میں شامل ہے کہ کوئی شخص رات کے کوئی عمل کرے اور صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرے حالانکہ اللہ تعالی نے اس کے اس عمل پر پردہ ڈالا تھا، وہ لوگوں کو کہتا پھرے میں نے رات ایسے ایسے کیا، رات کو اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کی اور وہ صبح اٹھ کر اللہ کی اس پردہ پوشی کو کھولتا پھرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6069) صحیح مسلم حدیث نمبر (2990).

اس سے یہ پتہ چلا کہ عورت اپنے منگیتر یا خاوند کو اپنی معصیت وگناہ کے بارہ میں کچھ نہیں بتائیگی، اور اگر وہ اس سے پوچھے بھی تو وہ اسے مت بتائے، بلکہ وہ اس میں کنایہ اور توریہ وغیرہ کرلے، یعنی وہ ایسی بات کرے جس سے سامع کوئی اور معنی لیتا ہو، اور کلام کرنے والے کا معنی کچھ اور ہو.

مثلا وہ یہ کہے : میرا تو کسی شخص کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا، اور اس میں اس کا مقصد یہ ہو کہ ایک یا دو روز قبل میرا کسی سے کوئی تعلق نہ تھا

دوم :

خاوند کو دین اور اخلاق والی بیوی اختیار کرنی چاہیے اس لیے اگر اسے ایسی بیوی مل جائے تو وہ اس کے ماضی کو تلاش نہ کرتا پھرے، اور نہ ہی اس کی معاصی وگناہ کے بارہ میں دریافت کرے، کیونکہ یہ اس کے مخالف ہے کہ اللہ تعالی تو پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے

اور پھر ایسا کرنے میں تو شک وشبہ پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے، اور تشویش پیدا ہوتی ہے، انسان اس سب کچھ سے غنی ہے، اسے یہی کافی ہے کہ جب اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کی بیوی اللہ کی اطاعت کرنے والی اور راہ مستقیم پر ہو، اور اس کے حکم کو تسلیم کرنے والی ہو

اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند کے ماضی کے بارہ میں دریافت مت کرے، کہ آیا وہ کسی دوسری سے محبت کرتا تھا یا اس نے کسی دوسری عورت سے تعلقات قائم کیے تھے، یا اس

نے کوئی گناہ وغیرہ کیا ہے، کیونکہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، بلکہ یہ تو شر و برائی کا دروازہ کھولنے کا باعث بنتا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں، اور پھر یہ شریعت کی مراد کے بھی مخالف ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے

پھر کون شخص ہے جس نے کبھی کوئی برائی اور غلطی نہ کی ہو، اور کون ایسا شخص ہے جس کی صرف نیکیاں اور اعمال صالحہ ہی ہیں، اور کون اللہ کا بندہ ایسا ہے جس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو جس سے وہ توبہ کی امید رکھے، اور اسے چھپائے ہم سب ایسے ہی ہیں

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر جب اللہ نے دین اسلام کا احسان کیا اور انہیں اپنے نبی کے ساتھ ایمان لا کر آگ سے بچایا تو اس سے قبل وہ کہاں اور کیسے تھے ؟

کیا وہ ظلم و شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں نہیں پڑے ہوئے تھے ؟

کیا وہ بتوں کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے ؟

وہ کیا کچھ نہیں کرتے تھے ؟

اس لیے آپ ماضی کے اوراق کو چھوڑیں وہ ان کے ذمہ ہے اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں وہ ہر خفیہ اور ظاہر چیز کو جانتا ہے

حاصل یہ ہوا کہ :

یہ لڑکی جب توبہ کر چکی ہے اور اپنی حالت سنوار چکی ہے اور اس وقت اس کی حالت سے نیک و صلاح واضح ہے تو پھر استخارہ کرنے کے بعد اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کو اس کے ماضی کے متعلق نہیں دریافت کرنا چاہیے؛ کیونکہ اس سوال میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور پھر یہ تو پردہ پوشی کے بھی منافی ہے کیونکہ اللہ پردہ پوشی پسند کرتا ہے، اور پھر ہو سکتا ہے سوال کرنے سے وہ جھوٹ بولے یا پھر سچائی اختیار کرے لیکن آپ اس کی تصدیق پر مطمئن نہ ہوں اور آپ کو شک و شبہ پیدا ہو

اور اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کو جو اللہ نے پردہ پوشی کا جو حکم دیا ہے اس پر صبر نہیں کر سکتے ہیں، اور کسی کے عیب تلاش کرنے کو نہیں چھوڑ سکتے تو آپ اس لڑکی کو کسی دوسرے کے لیے رہنے دیں، اللہ تعالی اسے آپ سے بہتر شخص عطا فرمائیگا، اور آپ کو بھی کوئی ایسی بیوی عطا فرمائیگا جو اس سے بہتر ہو

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

147576